متعلّم عبدالرحمٰن عابد

رحمۃ الباری کا تعاقب

غیر مقلّد کی علمیت بجواب مقلّد کی علمیت

غیر مقلّد نے پھر یہ عنوان ''قہیر کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی اور مقلّد کی علمیّت'' قائم کر کے چند حوالے دیئے ہیں۔ بعدازاں لکھتے ہیں کہ:

''تو قارئین کرام یہ ساری تحقیق دیکھنے کے بعد حنفی دیوبندی مذہب کے وکیل مفتری ندیم کو داد دیجیئے کہ وہ کہاں تک علم کا دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ وہ تو قہرالباری سے مراد غضب اور غصہ لیتا ہے۔ حالانکہ اس جملے (قہر الباری علی امین اللہ البشاوری) کا معنٰی بنتا ہے اللہ باری تعالیٰ کا غلبہ شیخ امین اللہ پشاوری پر۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق پر قاھر یعنی غالب ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ''وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ'' مذکورہ آیت کے نیچے اُستادالمفسرین علامہ سیّد عبدالسلام الرستمی السّلفی حفظہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر احسن الکلام دیکھیں تو معلوم ہوا کہ اس عموم سے تخصیص کا کوئی فائدہ نہیں، کیا اللہ تعالیٰ اس مفتری پر غالب نہیں ہے؟ (صفحہ ۱۲ و ۱۳)

حنفی: داعشی غیر مقلّد کا اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ ''قہر'' کا معنٰی غلبہ ہے اور اس کے ثبوت میں لغات کی چند حوالے دے کر یہ واویلا شروع کیا ہے کہ ''قہر'' کا معنٰی ''غضب وغصہ'' لینا صحیح نہیں ہے۔

یہ غیر مقلّدین کی عادت ہے، جب ان کو کوئی حوالہ نہ ملے یا اپنی کوئی جہالت ہو تو پھر جلدی سے اعتراضات فاسدہ شروع کرنے لگ جاتے ہیں۔ مشہور مقولہ ان پر بالکل صادق آتا ہے کہ ''الناس اعدآء لما جھلوا''

''قہر'' کا معنٰی ''غضب وغصہ'' اور کتابوں کو چھوڑو .... کم از کم آپ اپنے ہی فرقے کی کتابوں سے اگر اس کا معنٰی دیکھتے تو آج اتنی ذلالت مقدر میں نہ بنتی۔

آپ نے مجھے جو تفسیر ''احسن الکلام'' کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دی ہے اُس میں میں آپ کو ''قہر'' کا معنٰی ''غصہ'' سے دکھلاؤں گا، اِن شاءاللہ۔ لیکن حوالہ دینے سے پہلے میں آپ کو یہ مشورہ ضرور دوں گا کہ آپ اپنے دل سے تعصب وغیرہ مقلدیت بدون اجتہاد جیسے مرض اُتار کر انصاف پسندی سے حوالہ ملاحظہ کریں تاکہ آپ کو حق نصیب ہو جائے۔

یہی آپ کے اُستاد المفسرین عبدالسلام الرستمی صاحب احسن الکلام میں ’’ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ‘‘ کا معنیٰ پشتو میں یوں کرتے ہیں: ’’نو هر چه یتیم دے نو قهر (غصه) ورته مه کوه‘‘ ترجمہ: سو جو یتیم ہے اُس پر قہر (غصہ) مت کر۔

اور اِسی طرح نیچے تشریح میں بھی یوں لکھتے ہیں: ’’فَلَا تَقۡہَرۡ‘‘ ’’قهر غصه کول‘‘
(تفسیر احسن الکلام جلد ۹ صفحہ ۳۴۸، تحت سورۃ الضحیٰ آیت ۹)

یعنی ’’ تَقۡہَرۡ ‘‘ کا معنیٰ غصہ کر کے اس داعشی غیر مقلد کے منہ پر زوردار طمانچہ مارا ہے۔ بھئی! اس کتاب کی تو آپ مجھے مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتے ہو جبکہ یہ تو خود اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ آپ خود بھی مطالعہ کیا کرو تا کہ آپ کی جہالت مزید رسوائی میں نہ پڑے.......

آگے دیکھیں.......

(۲) آپ خود ساختہ مجتهد العصر امین الله پشاورغیر مقلد هی ’’قہر‘‘ کرتا ہے، چنانچہ یہی آیت مذکورہ کا معنیٰ یوں کرتا ہے:

’’پس هرچه یتیم دے نو قهر (غصه) ورته مه کوه‘‘ (فهم القرآن تحت آیت مذکوره)

ترجمہ: سو جو یتیم ہے تو اُس پر قہر (غصہ) مت کرو۔

دیکھتے جا.......

(۳) امین اللہ غیر مقلد ھی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: ’’پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اُن کی جرموں کی وجہ سے حرام قرار دیا قہراً (حکمۃ القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

بتاؤ جی! یہاں بھی ’’قہر‘‘ کا معنیٰ غلبہ کرو گے یا کہ غصہ.......؟

دیکھتے جاؤ اور شرماتے جاؤ.......

(۴) یہی آپ کے متہد العصر (فی الاضترات) امین اللہ غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ’’یہ رسول اللہ ﷺ کا بہت حکیمانہ طریقہ تھا کہ تائب اور نادم کو کچھ نہ کہتے اور غافل کو ’’قہر‘‘ کر لیتے‘‘۔
(الحق الصریح، جلد ۷ صفحہ ۴۱۹)

کچھ مزہ آیا کہ نہیں؟ یا کہ ادھر بھی غصہ کا معنیٰ نہیں آتا.......؟

(۵) سیّد علی حسن خان بن نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں: ’’تب آپ نے فرمایا میں تم کو آنے

والے وقت سے یعنی قہر الٰہی اور عذاب آخرت سے ڈرتا ہوں۔ الخ...... (ماثر صدیقی حصہ اوّل صفحہ ۹)

داعشی غیر مقلّد......! شرم سے بلکہ جہالت سے ڈوب مرو......!

(۶) عبدالقادر حصاری غیر مقلّد ایک شعر نقل کرتے ہیں:

جنہاں دے دل مہر اں جڑیاں ازلی قہر الہوں ...... الخ (فتاویٰ حصاریہ جلد ۶ ،صفحہ ۵۹۲)

کیا یہاں بھی غلبہ کا معنیٰ کروگے......؟

(۷) یہی شعر حافظ محمد بن بارک اللہ لکھنوی غیر مقلّد نے بھی لکھا ہے، دیکھیئے

(احوال الآخرۃ صفحہ ۳۲، اسلامی اکادمی)

(۸) عبدالقادر حصاری لکھتے ہیں: ''حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس کی تکذیب کرنا اور اس سے استھزاء کرنا کفر ہے اور موجب عتاب وقہر الٰہی ہے'' (فتاویٰ حصاریہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰)

گنتے جاؤ......

(۹) ابوالاشبال احمد شاغف صاحب غیر مقلّد لکھتے ہیں: ''شیدائی سنت کے لیے نعمت الٰہی اور احسان باری ہے اور دشمنان سنت نبویہ کے حق میں قہر الٰہی اور غضب باری ہے۔''

(مقالات شاغف صفحہ ۲۳۵)

آگے بھی سنو......

(۱۰) عطاء جنجوعہ غیر مقلّد ایک حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''آپ ﷺ نے رب کریم سے التجاء کی۔ اے اللہ! میرے قبر و بت یا مجسّمہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جانے لگے۔ اللہ کا قہر اور غضب ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(ھفت روزہ الاعتصام لاھور جلد ۶۸ ،صفحہ ۱۰، شمارہ نمبر ۲ جنوری ۲۰۱۶ء)

گنتے جاؤ بھائی......

(۱۱) امین اللہ پشاور کے مدرسہ کا مھتمم عبداللہ فاخی غیر مقلّد لکھتا ہے: ''جو شخص اپنا قہر اور غصہ کو کنٹرول کرے...... الخ (ریاض الجنۃ، صفحہ ۳۷۶)

(۱۲) ابوحامد فضل ربی عمر صافی صاحب غیر مقلّد لکھتے ہیں: ''اس غم کے ابتداء اور شروع غصہ اور ''قہر'' سے ہوتا ہے...... الخ

(شیطان نه د بچ کیدو علاج او طریقه صفحه ۱۳۲)

(جاری)

مرد و عورت کی نماز میں فرق
ایک خط کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ ہم طالبات آپ کے مناظرے، بیانات اور کتابیں بہت شوق سے دیکھتے ہیں جبکہ ماہنامہ ترجمان احناف کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں ''ماشاء اللہ'' علماء دیوبند کے وکالت کا حق آپ نے ادا کر دیا۔ اللھم زوفزو! آج کل غیر مقلد عورتیں ہمارے ساتھ بحث کرتے ہوئے اعتراض کرتی ہیں کہ مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ''اسی طرح نماز پڑھو جس طرح نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ حکم مرد و عورت دونوں کو شامل ہے، لہٰذا جب مرد و عورت دونوں کو حکم ہے تو مرد و عورت کی نماز ایک جیسی ہونی چاہیے اِس وجہ سے مرد و عورت کی نماز میں فرق کرنا مذکور حدیث کے خلاف ہے۔

لہٰذا درج ذیل اُمور کے جوابات عنایت فرمائیں:

(۱) کوئی ایسا خاص طریقہ بتا دیں کہ ہم ان کو لا جواب اور خاموش کر سکیں۔

(۲) مذکورہ حدیث کا مطلب واضح کریں کہ اس کا کیا مطلب اور معنیٰ ہے؟

نوٹ:

ہم انتہائی شدت کے ساتھ جواب کا انتظار کریں گے۔

بارگاہ الٰہی میں آپ کے لیے صحت و عافیت کے لیے دُعا گو ہیں۔ (آمین)

اخواتک بنت معاویہ، بنت سلمان، بنت شکوت (طالبات دورہ حدیث شریف)



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مذکورہ سوالات کے جوابات ترتیب وار درج ذیل ہیں:

(۱) جب بھی غیر مقلدّ عورتیں آپ سے مخاطب ہو کر بحث و مباحثہ شروع کریں تو آپ یہ کوشش

کریں کہ مجیبہ (یعنی جواب دینے والی) کی بجائے پہلے سائلہ بنیں اور آپ ان سے کہہ دیں کہ بعض نماز میں ہمارے اور آپ کے درمیان متفق علیہ ہیں یعنی ان اُمور میں تم بھی فرق کرتے ہو اور ہم بھی کرتے ہیں پہلے ان ان اُمور کے ایک ایک فرق پر آپ صرف ایک ایک مرفوع متصل صحیح، غیر معارض حدیث پیش کریں اس کے بعد انہی اُصولوں پر (جن اُمور میں ہم فرق کرتے ہیں) ہم بھی حدیث پیش کریں گے ''ان شاء اللہ''

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

(۱) مرد حضرات آذان دے سکتے ہیں جبکہ عورتیں آذان نہیں دے سکتیں۔

(۲) مرد حضرات اقامت دیتے ہیں جبکہ عورتیں اقامت نہیں دے سکتیں۔

(۳) مرد حضرات امام بنتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں بنتیں۔

(۴) غیر مقلّد مرد ننگے سر نماز پڑھتے ہیں جبکہ عورتیں مستور حالت میں (یعنی سر پر دوپٹہ رکھ کر) نماز پڑھتی ہیں۔

(۵) غیر مقلّد مرد شلوار کو آدھی پنڈلی تک اُوپر کر کے پنڈلی کو ظاہر کر کے نماز پڑھتے ہیں جبکہ عورتیں ٹخنوں کو ڈھانپ کر نماز پڑھتی ہیں۔

(۶) غیر مقلّد مرد قیام کے دوران دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم دو بالشت کا فاصلہ چھوڑ کر کھڑا ہوتا ہے جبکہ عورتیں دونوں پاؤں کو ملا کر کھڑی ہوتی ہیں۔

(۷) مرد حضرات مسجد میں جبکہ عورتیں گھر میں نماز ادا کرتی ہیں۔

(۸) مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جبکہ عورتیں اکیلے نماز پڑھتی ہیں۔

آپ غیر مقلّد عورتوں سے درج ذیل مطالبات کرلیں:

(۱) کہ ایک حدیث پیش فرمائیں جس میں ہو کہ مرد آذان دے سکتا ہے جبکہ عورتوں کے لیے آذان دینا حرام ہے ورنہ بصورت دیگر غیر مقلّد عورتیں آج کے بعد مساجد میں آکر آذان دینا شروع کریں،

(۲) ایک حدیث ایسی پیش کریں جس سے ثابت ہو کہ مرد اقامت کر سکتا ہے جبکہ عورتیں نہیں دے سکتیں، ورنہ غیر مقلّد عورتیں آج سے مساجد میں آکر اقامت دینا شروع کر دیں گی۔

(۳) ایک ایسی حدیث پیش فرمائیں جس سے ثابت ہو کہ مرد امام بن سکتا ہے اور عورت نہیں۔

ورنہ غیر مقلّد عورتیں آج کے بعد مساجد میں امامت دینا شروع کردیں گی۔

(۴) ایک ایسی حدیث پیش فرمائیں جس سے ثابت ہو کہ مرد حضرات ننگے سر نماز پڑھیں اور عورتیں سروں کو ڈھانپ کر نماز پڑھیں ورنہ آج کے بعد غیر مقلّد عورتیں ننگے سر نماز پڑھنا شروع کردیں گی۔

(۵) ایک ایسی حدیث دکھادیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مرد شلوار کو آدھی پنڈلی تک اُوپر کر کے نماز پڑھے اور عورتیں ٹخنوں کو ڈھانپ کر نماز پڑھیں ورنہ آج کے بعد غیر مقلّد عورتیں اپنی پنڈلیوں کو ظاہر کر کے نماز پڑھنا شروع کردیں گی اور کہیں گی کہ کسی خاص حدیث میں یہ بات نہیں کہ عورتیں پنڈلیاں چھپا کر نماز پڑھیں۔

(٦) کوئی ایک حدیث ایسی دکھادیں جس میں ہو کہ مرد حضرات بحالت قیام پاؤں کے درمیان دو بالشت فاصلہ چھوڑ کر نماز پڑھیں اور عورتیں پاؤں کو ملا کر نماز پڑھیں ورنہ غیر مقلّد عورتیں آج کے بعد غیر مقلّد مردوں کی طرح اپنے پاؤں کو کھلا کر کے نماز پڑھنی شروع کردیں گی اور کہیں گی کہ کسی حدیث میں یہ حکم نہیں ہے کہ عورتیں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں جبکہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں، اس لیے ہم غیر مقلّد مردوں کی طرح کھڑی ہو کر نماز پڑھیں گی۔

(۷) ایک ایسی حدیث پیش فرمائیں کہ جس میں حضور ﷺ نے حکم دیا ہو کہ مرد مسجد میں اور عورتیں گھر میں نماز پڑھیں ورنہ آج کے بعد غیر مقلّد عورتیں مساجد میں آ کر نماز پڑھنی شروع کردیں گی اور کہیں گی کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں جبکہ مرد حضرات مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو عورتیں کیوں گھر میں نماز پڑھیں؟

(۸) ایک ایسی حدیث دکھادیں جس میں ہو کر مرد حضرات جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں اور عورتیں منفرد (یعنی اکیلے) ادا کریں آج کے بعد غیر مقلّد عورتیں بھی جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کریں گی اور یہ کہیں گی کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب مرد حضرات جماعت کے ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں تو ہم عورتیں کیوں منفرد یعنی اکیلے نماز پڑھیں۔

(۹) حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۴۵) جبکہ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے لہٰذا آج کے بعد غیر مقلّد عورتیں پورے بدن پر صرف ایک کپڑہ پہن کر نماز پڑھنی شروع کریں گی کیونکہ غیر مقلّدین کا دعویٰ ہے کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے حالانکہ مذکورہ اُمور سے واضح فرق معلوم ہوتا ہے لہٰذا

صرف ایک ایک حدیث پر ایک فرق پر بیان کریں ورنہ اعلان کریں کہ مرد وعورت کی نماز کے مذکورہ اُمور میں فرق احادیث مبارکہ سے ثابت نہیں اور غیر مقلد عورتیں آج کے بعد باقاعدگی کے ساتھ اذان، اقامت اور امامت دینا شروع کریں اور اسی طرح پنڈلیوں کو ظاہر کریں اور حالت قیام میں پاؤں کے درمیان فاصلہ چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کریں اور بدن سے باقی تمام کپڑوں کو نکال کر صرف ایک ہی کپڑہ پہن لیں تاکہ پتہ چلے کہ واقعی آپ لوگ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں کرتے ہیں۔

(۲) صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي کا مطلب:

پہلے آپ پوری حدیث ملاحظہ فرمائیے، اُس کے بعد انشاءاللہ حدیث کا مطلب ذکر کر دیں گے۔

عن مالك بن الحويرث قال اتينا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْقَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ ، وَعَلِّمُوهُمْ ، وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلاَ أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

(صحیح البخاری جلد ا صفحہ ۸۷)

یعنی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان یعنی عمر میں قریب قریب تھے پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن رات ٹھہرے چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دل اور رقیق القلب تھے اس لیے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ اپنے اہل واولاد کی طرف خواہش اور رغبت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے گھر کی ان افراد کا حال پوچھا جن کو ہم اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے تھے، پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اہل اولاد کی طرف لوٹ جاؤ اُن میں قیام کرو اور اُن کو (علم وسائل) سکھاؤ اور اُن کو حکم دو (ابو قلابہ یعنی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا شاگرد کہتے ہیں) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے متعدد اشیاء کا ذکر کیا جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں (اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد یہ ذکر کیا کہ) تم مرد ویسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں (علم میں) بڑا ہو وہ امامت

کرائے۔

جواب نمبر ۱: اگراس حدیث میں مردوعورت کو یکساں حکم ہے تو پھر حدیث کے ایک ٹکڑے کو عام ماننا اور باقی حدیث کو خاص ماننا بدترین خیانت ہے کیونکہ خاص ماننا اس حدیث کو پورا دیکھا جائے تو اس میں سات قسم کے احکامات ہیں: (۱) **ارجعو ا** یعنی تم لوٹ جاؤ (۲) **فاقیمو افھم** یعنی ان میں ٹھہر جاؤ (۳) **علمو** یعنی تم ان کو سکھاؤ (۴) **مد ھم** یعنی تم ان کو حکم دو (۵) **وَصَلُّو ا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي** یعنی تم نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (۶) **فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ** یعنی تم میں سے ایک اذان کہے (۷) **وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ** یعنی جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

اگر حدیث عام ہے تو پھر غیر مقلدین کو چاہیے کہ ان تمام کے تمام (یعنی سات) باتوں میں اپنی عورتوں کو اپنے ساتھ شریک کر کے دکھائے۔

ظاہر بات ہے کہ ان سات قسم کے احکامات میں سے ''صلو ا'' سے پہلے والے چار حکموں کے اور ''صلوا'' کے بعد اذان وامامت کے دو حکموں کے مخاطب بالاتفاق مرد ہیں۔ لوٹنے کا حکم مردوں کو دیا گیا۔ اہل میں ٹھہرنے کا حکم بھی مردوں کو ہے اہل کو سکھانے کا حکم بھی مردوں کو ہے عمل وطاعت کے حکم کے مخاطب بھی مرد ہیں، اذان وامامت کا حکم بھی مردوں کے لیے ہے، اسی طرح ''**وَصَلُّو ا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي**'' کا حکم بھی مردوں کو ہے۔

اگر عورتیں بھی **وَصَلُّو ا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي** کے حکم میں علی الاطلاق شامل ہیں تو پھر باقی حکموں میں بھی شامل ہونی چاہئیں کیونکہ اِن ساتوں حکموں کے مخاطب ایک ہی ہیں تو عورتوں کے کون اہل ہیں جن کی طرف لوٹ جائیں گی؟

اگر صلو کے حکم میں عورتوں کو شامل کر کے مردوں اور عورتوں کی نماز کو ایک جیسا ثابت کرنا ہے تو پھر صلوا کے سیاق وسباق میں چھ دوسرے احکامات میں بھی عورتوں کو شامل کر کے مردوں اور عورتوں میں برابری ہونی چاہیے۔

کیا اچھا ہو کہ مسجد امیر حمزہ گنج پشاور میں ایک دن مرد اذان کہے دوسرے دن عورت اذان کہے ایک دن بڑا آدمی امامت کرائے اور دوسرے دن کوئی اماں جی امامت کرائے اور سب غیر مقلدین مردوعورتیں اُس کے پیچھے نماز ادا کریں۔

اگر ان چھ حکموں میں عورتیں شامل نہیں تو پھر نماز کی مردانہ کیفیات میں بھی عورتیں شامل نہیں،

دونوں کی کیفیات نماز جدا جدا ہیں جن کی تفصیل دوسرے مفصل احادیث میں موجود ہے۔

جواب نمبر ۲: صلوۃ عربی گرائمر کے لحاظ سے مذکر کا صیغہ ہے یعنی اسم مذکر صیغہ میں مردوں کو مخاطب کر کے حکم دیا گیا ہے پس اس کا حقیقی اصلی مصداق میں مرد ہیں تنبیہ اگر صیغہ مذکر کا ہوگا مگر وہ عورتوں کو بھی شامل ہو یہ تب ہوسکتا ہے کہ جب خاص اس حکم میں عورتوں کے شامل ہونے پر کوئی الگ صریح دلیل موجود ہو جیسے قرآن کریم میں حکم ہے: وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ یہ مذکر صیغے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دونوں حکم عورتوں کو شامل نہ ہوں لیکن دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ یعنی عورتیں نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں پس اس صریح دلیل کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ کا حکم عورتوں کو بھی شامل ہے۔

قرآن کریم میں حکم: قاتلو ا جاهد وا وغیرہ۔ یہ سب مذکر کے صیغے ہیں۔ مذکر صیغوں کے ساتھ جہاد و قتال کا حکم دیا گیا ہے چونکہ اس حکم میں عورتوں کے شامل ہونے پر الگ صریح دلیل موجود نہیں اس لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم عورتوں کو شامل نہیں، پس: كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي میں مذکر صیغے کے ساتھ حکم دیا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اس کیفیت کے ساتھ نماز پڑھیں جس کیفیت کے ساتھ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے پس اگر اس حکم میں عورتوں کو شامل ہونے پر کوئی الگ صحیح صریح مرفوع متصل حدیث موجود ہو تو یہ حکم عورتوں کو شامل کرے گا ورنہ مذکورہ صیغوں کے ساتھ صادر ہونے والا یہ حکم عورتوں کو شامل نہ ہوگا ظاہر ہے کہ مردانہ طریقہ نماز کا حکم مردوں کو ہی شامل ہوگا عورتوں کا شامل نہ ہوگا۔

جواب نمبر ۳: اس حدیث میں اس بات کا ذکر موجود ہے ابوقلابہ جو حدیث کا راوی ہے وہ فرماتے ہیں وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلاَ أَحْفَظُهَا (بخاری جلد ا صفحہ ۸۷۔ جلد ا صفحہ ۸۸)

یعنی (ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے متعدد اشیاء کا ذکر کیا جن میں سے بعض مجھے یاد ہیں اور بعض یاد نہیں جبکہ صحیح ابن خذیمہ جلد ا صفحہ ۲۹۵: اور سنن الکبرٰی للبیھقی جلد ا صفحہ ۳۷۰ میں اس روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

''وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلاَ أَحْفَظُهَا''

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے متعدد اشیاء کا ذکر کیا جن میں سے کچھ بعض یاد ہیں اور بعض یاد نہیں۔

جب ہم نے دوسرے کتب حدیث کی طرف مراجعت کی تو ان میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں:

فَلْيُصَلُّو اصَلاَ ةَ كَذَ ا فِي حِينِ كَذَ ا، وَصَلاَ ةَ كَذَ ا فِي حِينِ كَذَ ا یعنی اپنے اہل و اعیال کوحکم دو کہ اس طرح نماز پڑھیں اوراس وقت میں پڑھیں (والاحکا م الشریعۃ الکبرٰ ی جلد ۲ صفحہ ۱۲۷۔ بخاری جلد ا صفحہ ۹۴)

اس سے پتہ چلا کہ اس حدیث میں مردوں اورعورتوں کے لیےنماز کا جدا جدا حکم ہے، مردوں کے لیےحکم ہے: صلوا کمارأیتمونی اصلی: اورعورتوں کے لیےحکم ہے مروھم ولیصلوبصلو ۃ کذ ا۔

یہ دونوں حکم مجمل ہیں اگر کسی کو کہا جائے کہ جیسےتم نے رسول ﷺ کو دیکھا ہے ویسی نماز پڑھوتو وہ کہے گا کہ میں نے تو دیکھا ہی نہیں تو لامحالہ اس کو مرد کی نماز سے متعلقہ تفصیلی احادیث بتانی پڑیں گی ایسے ہی اگر عورتوں کو کہا جائے کہ ''تم اس طرح نماز پڑھو'' وہ اس کی تفصیل پوچھیں گی تو اس کو بھی عورتوں کا طریقہ نماز کے تفصیلی احادیث سنانی پڑیں گی، شاید یہ وہی احادیث ہیں جن کو ابوقلابہ بھول گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ مردوں کی نماز سے متعلقہ اَشیاءتو ان کو یاد ہی ہوں گی لیکن عورتوں سے متعلقہ اشیاء بھول گئی ہوں گی جن کو دوسرے صحابہ وتابعین نے ذکر کیا ہے۔

پس مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث مردوعورت کی نماز کے فرق کے لیے ایک مختصر و مجمل متن ہے اگر غیر مقلّدین اس تفصیل کو ماننے کے لیے تیارنہیں تو وہ خود ان دوحکموں کی تفصیل اور ابوقلابہ جن اشیاءکو بھول گئے تھے اُن کی تفصیل احادیث کے ساتھ پیش فرمائیں۔

جواب نمبر ۴: حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ ابن دقیق العید کے حوالہ سے لکھتے ہیں: هذ ا الخطا ب انما وقع لمالك بن الحویر ث رضی اللہ عنہ واصحابه بانه یو قعو ا الصلوٰ ة علی الوجه الذ ی رواه ﷺ یصلیه نعم بشا ر کهم فی الحکم جمیع الامة بشر ط ا ن یثبت استمر ا رہ علی فعل ذالك الشئ المستد ل به دائما حتی یدخل تحت الامر ویکو ن و اجبًا وبعض ذالك مقطو ع باستمر ا رہ علیه وامامایدل الدلیل علی وجو به فی تلك الصلو ات التی تعلق الامه بایقا ع الصلوٰ ة علی صفتها فلا تحکم بتنا ول الامر له (فتح الباری اخبارالاحاد باب نمبر ا جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۴)

یعنی یہ خطاب اصل کے اعتبار سے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اوراُن کے رفقاء کے لیے ہے وہ نماز اس طریقہ سے پڑھیں جس طریقہ پراُنہوں نے رسول ﷺ کو پڑھتے دیکھا ہے البتہ اس حکم میں ان کے ساتھ اُمت کےتمام مرد حضرات شامل ہیں، بشرطیکہ ان تمام کیفیات پر نبی کریم ﷺ کا اخیر زندگی تک

دوام واستمرار ثابت ہو پس ایسا آپ ﷺ کا دائمی عمل اس حکم میں داخل ہے اور وہ واجب ہے ان میں سے بعض پر دوام استمرام قطعی ہے نیز جن کیفیات نماز کا ان خاص نمازوں میں جن کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم ہے دلیل سے موجود ہونا ثابت نہ ہو یہ حکم ان کیفیات کو شامل نہ ہوگا۔

جواب نمبر ۵: اہل السنّت والجماعت کے علماء کا مسلک کہ مرد وعورت کی نماز کا طریقہ بعض کیفیات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہے اور دونوں کے طریقہ نماز میں بعض وجوہ سے فرق ہے یہ مسلک اجماع سے ثابت ہے اور مذاہب اربعہ اس پر متفق ہے جبکہ ایک سو پینتالیس احادیث وآثار بھی اس پر موجود ہیں اور یہ فرق ان شرعی اُصولوں سے بھی ثابت ہے کہ عورت کے لیے ستر بدن شرعاً مطلوب ہے جیسا کہ عورتوں سے متعلقہ تمام احکام اسلام میں اسی اُصول کو بنیاد بنایا گیا ہے۔عورت کے طریقہ نماز میں بھی یہی بنیاد ہے پس غیر مقلّدین کی یہ ذاتی رائے واجتہاد کے **صلو ا کما رأیتمونی اصلی** مرد وعورت دونوں کو شامل ہے: اجماع اُمت کے خلاف ہے ایک سو پینتالیس احادیث وآثار کے بھی خلاف ہے جبکہ مالک حویرث رضی اللہ عنہ کے بھی خلاف ہے۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل باطل کے ہر قسم شرور اور وسوسوں سے محفوظ فرمائے

آمین بجاہ النبی الامی الکریم

اخوکم العبد الفقیر محمد ندیم محمودی الحنفی ننگ اسلاف خاکپائے علماء دیوبند

یکے از نوجوانان احناف

عتیق الرحمٰن (غیر مقلّد) اور سیّد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قارئین کرام! بہاولپور میں غیر مقلّدیت کو فروغ دینے والے پروفیسر حافظ محمد عبداللہ متوفی ۲۱/اپریل ۱۹۹۱ء ہیں جنہوں نے پاکستان بننے کے بعد اس شہر کی طرف ہجرت کی اور اپنے گھر کے متصل مہاجر کالونی میں نماز اور جمعہ شروع کرایا تو پہلے جمعہ میں صرف چار آدمی شریک ہوئے۔ بہاولپور آنے کے بعد پہلے یہ حنفی بن کر دھوبیوں والی مسجد کی امامت کراتے رہے، آمین بالجہر اور رفع یدین کا کوئی جھگڑا نہیں تھا۔اس کی یاددہانی پر پروفیسر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ:.......... ''میں تو ان دنوں کو یاد کر کے روتا ہوں کہ اللہ! میرے وہ دن کیسے گزرے جن میں میں نے حنفی مذہب کے مطابق نماز پڑھی۔''

(رسائل بہاولپوری، صفحہ ۳۰۹)

یہی پروفیسر صاحب اس بات کے رَد میں کہ::.......... ''نسبت تو محمدی بہتر ہے لیکن حنفی بھی تو غلط نہیں۔'' فرماتے ہیں::.......... ''غلط کیوں نہیں، اصلی باپ کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے؟ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا پھر غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:.......... لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ (مشکوٰۃ) ''جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔'' دوسری حدیث میں فرمایا:.......... مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (مشکوٰۃ) ''جو اپنی نسبت جانتے بوجھتے غیر باپ کی طرف کرتا ہے اُس پر جنت حرام ہے۔'' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دینی باپ ہیں تو اُن کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟ (رسائل بہاولپوری، صفحہ ۴)

اسی وجہ سے پروفیسر صاحب فرماتے ہیں، کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عیسائی اور مرزائی جو کافر ہیں وہ تو اپنی نسبت اپنے نبی کی طرف کر کے عیسائی اور احمدی کہلائیں اور آپ مسلمان ہوتے ہوئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اپنی نسبت امام کی طرف کریں اور حنفی کہلائیں۔ کیا عیسائی اور مرزائی اچھے نہ رہے جنہوں نے کم از کم نسبت تو اپنے نبی کی طرف کی؟ (رسائل، صفحہ ۳)

پروفیسر صاحب نے یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸۷ باب اللعان سے ذکر کی ہیں۔ ہر آدمی سمجھ لے گا کہ اِن احادیث میں نسب کے انقطاع کا ذکر ہے، مذہبی نسبتوں کا ذکر نہیں۔ تو حنفیوں کے خلاف ان احادیث کو پیشکرنا بے موقع ہے ورنہ نسبتیں تو قرآن وسنّت میں متعدد جگہ منقول ہیں۔ بخاری شریف میں ابوعبدالرحمٰن کو عثمانی اور ابن عطیہ کو علوی کہا گیا ہے۔ (کتاب الجہاد باب اذا اضطر الرجل الی النظر فی شعور اھل الذمۃ والمومنات حدیث، ۳۰۸۱) پھر اگر غیر مقلّد اگر فتاویٰ ثنائیہ کی نسبت مولوی ثناء اللہ کی طرف، فتاویٰ نذیریہ کی نسبت میاں نذیر حسین صاحب کی طرف، فتاویٰ ستاریہکی نسبت مولوی عبدالستار کی طرف فتاویٰ سلفیہ کی نسبت سلف کی طرف، تفسیر محمدی کی نسبت مولوی محمد لکھنوی کی طرف، ضرب محمدی، شمع محمدی، طریق محمدی، اخبار محمدی وغیرہ کی نسبت محمد جو ناگڑھی کی طرف کردیں تو نسبت نبوی سے القطاع لازم نہیں آتا تو حنفی کہنے سے یہ انقطاع کیسے لازم آیا؟ حنفی اگر نعوذ باللہ امام ابوحنیفہ کو رسول مانتے تو انقطاع لازم آتا۔ یہ حنفی نسبت تو اجتہادی نسبت ہے، اس سے دوسرے مجتہدین کی نسبتوں (شافعی، مالکی، حنبلی) سے امتیاز ہوگا کہ حنفی کہلانے والے دوسرے مجتہدین سے کٹ کر فقہی مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمۃاللہ علیہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ پھر یہ عجیب بات ہے کہ حنفی کہنے سے محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلق منقطع ہوجاتا ہے مگر سعودیہ والے حنبلی کہلائیں تو ان کا محمدی نسبت سے انقطاع نہیں ہوتا۔ آخر یہ فرق کیوں؟ شاید آج کل وہاں سے ریال ملتے ہیں، یہی رکاوٹ ہے۔

بہرحال ان دونوں حدیثوں میں اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو حقیقی باپ بنانے کی حرمت بیان کی گئی ہے جیسا کہ: .... وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ (سورۃ احزاب: ۴) میں اللہ تعالیٰ نے متبنیٰ کو حقیقی بیٹا سمجھنے کی ممانعت فرمائی ہے اور صلاح الدین یوسف غیر مقلّد نے بھی مذکورہ حدیث کو اس آیت کی تشریح میں ذکر کیا ہے کہ: .... حدیث میں آتا ہے کہ جس نے جانتے بوجھتے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔'' (تفسیر صلاح الدین، صفحہ ۱۱۶۶)

غیر مقلّدین زمانہ کی حالت:

غیر مقلّدین زمانہ کی حالت یہ ہے کہ اپنے غلط مسلک کو رواج دینے کے لیے اپنے نسب تبدیل کنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ بعض اوقات تو یہ گناہ نادانستہ طور پر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ چند حنفی ساتھی ایک غیر مقلّد کو میرے پاس لائے کہ اس کو کچھ سمجھا دیں۔ میں نے اُس سے بات شروع کی کہ حق اور باطل کی پہچان کا ایک عوامی معیار ہے کہ حق ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ حضور ﷺ نے بھی فرمایا کہ میری

اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گا، ان کی مخالفت کرنے والا اُن کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری، باب من یرد اللّٰہ بہ خیراً حدیث ۷۱ وایضا ۳۱۱۶، ۳۶۴۱، ۷۳۱۲، ۷۴۶۰)

معلوم ہوا کہ جو مسلک ہمیشہ سے چلا آرہا ہے وہ حق ہوگا اور جو نیا فرقہ بنا ہے وہ حق پر نہیں ہوگا۔ اس معیار پر ہم اگر کسی مرزائی یا منکر حدیث یا چکڑالوی کو پوچھیں کہ تو نے خود یہ مذہب اختیار کیا ہے یا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے؟ تو اکثر تو خود اس فرقے میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں، کسی کا باپ یا دادا تک زیادہ سے زیادہ پڑدادا پر مذہب جاتا ہے، آگے ختم۔ تو معلوم ہوگیا کہ نئے فرقے ہیں اور جن اہل حق فرقہ کی حضور ﷺ نے نشاندہی فرمائی تھی کہ ہر زمانے میں رہے گا، اِن کا اِن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح مماتی، یزیدی وغیرہ بہت سے فرقے پاکستان بننے کے بعد کے ہیں جن کا مسلک باپ یا دادا سے آگے نہیں بڑھے گا۔ تو معلوم ہوجائے گا کہ یہ گروہ نہیں ہے جو ہر زمانہ میں رہنے والا تھا۔ اس کے بعد میں نے اس غیر مقلّد سے پوچھا کہ آپ ہی سچ بتائیں کہ آپ خود غیر مقلّد تھے؟ میں ابھی یہ کہنے ہی لگا تھا کہ پھر آپ کا پڑدادا یا اس کا باپ غیر مقلّد نہیں ہوگا یہ تحقیق کریں مگر میرے بولنے سے پہلے اُس کے ساتھ آنے والے ساتھی بول پڑے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اس کا باپ بریلوی ہے، یہ خود کچھ دن سعودی رہ کر آیا ہے اور غیر مقلّد بنا ہے۔ اس کے خاندان میں اور کوئی غیر مقلّد نہیں ہے تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کیسے غلط مسلک کو رائج کرنے کے لیے اپنا باپ بدل رہا ہے؟

بعض نام نہاد اہل حدیثوں سے کہا کہ یہ مشکوٰۃ شریف والی تبدیل نسب کی حدیث اُس کو سناؤ مگر اُنہوں نے برمحل اس حدیث کے سنانے سے انکار کردیا۔ خیر یہ تبدیلی نسب تو شاید ارادۃً نہ ہو مگر آج کل ارادۃً نسب تبدیل کرنے کے لیے اشتہار شائع کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ کچھ مہینے پہلے ملک کے مختلف شہروں مثلاً گوجرانوالہ، راولپنڈی، ساہیوال وغیرہ میں عتیق الرحمٰن شاہ پوتا سیّد انور شاہ صاحب کے نام پر غیر مقلّدوں نے جلسے کیے اور عوام کو یہ باور کرایا کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا غیر مقلّد ہوگیا ہے یہ ہمارے حق ہونے کی دلیل ہے۔ بعض حضرات نے برمحل تعاقب کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہماری دلیل صرف کتاب اللہ یا سنّت رسول اللہ ﷺ ہے تو ذرا وضاحت فرمائیں کہ یہ قرآن ہے یا حدیث ہے جس کو آپ سر پر اُٹھائے پھرتے ہیں؟ تو جواب ندارد.......... کسی نے پوچھا کہ اگر مسلک تبدیل کرنا ہی حق کی دلیل ہے تو جتنے اہل

حدیث، مرزائی یا منکر دیث بنے ہیں یہ مرزائیت اور فتنہ انکار حدیث کے حق اور غیر مقلّدیت کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہوگی؟ اگر کوئی کافر نوح علیہ السلام کے بیٹے کے کفر کو اپنے حق ہونے کی دلیل بنائے تو آپ اُس کو کیسے روک سکتے ہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ جس فرقہ کے پاس قرآن وسنّت کے مضبوط دلائل ہوں اور وہ ایسے بودے دلائل نہیں دیا کرتا۔

بہت سے شہروں سے غیر مقلّدوں کو یہی حدیث مشکوٰۃ سنائی گئی کہ عتیق الرحمٰن اگر حضرت انور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے حقیقی بیٹے کا حقیقی بیٹا نہیں تو عتیق الرحمٰن نے اپنا نسب بدلا ہے اور مشکوٰۃ شریف کی مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کے مطابق اُس نے کفر کیا اور اپنے اُوپر جنت کو حرام کر لیا تو کیا زمانہ حال میں اہل حدیث کا یہی معنی ہے کہ آدمی کفر اور فالجنۃ علیہ حرام کا مصداق بن جائے اور بعض شہروں سے مقدمہ انوار الباری سے حضرت شاہ صاحب کی اولاد اور اولاد کی اولاد کا ذکر کیا کہ اُن میں کوئی عتیق الرحمٰن نامی حضرت شاہ صاحب کا پوتا نہیں اور انوار الباری کا فوٹو بھی شائع کیا گیا اور کہیں سے گم شدہ باپ کی تلاش اور کہیں سے گم شدہ دادے کی تلاش کے اشتہار شائع ہوئے اور کسی اشتہار پر دو لاکھ روپے انعام دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے نوجانان احناف کو جنہوں نے یہ محنت کر کے نہ صرف یہ کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے خاندان کو اغوا ہونے سے بچا لیا بلکہ غیر مقلّدین کو اپنی حقانیت کی اس دلیل کو اس طرح چھپانا پڑا جیسے ناجائز حمل والی عورت اپنے پیٹ کو چھپاتی ہے۔

لطیفہ:

لفظ اغوا سے ایک لطیفہ یاد آ گیا، ایک دفعہ چیچہ وطنی گیا تو مولانا عبدالباقی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہاں چند روز قبل ایک شہید اغوا ہونے لگا تھا بڑی مشکل سے بچایا۔ ہوا یہ کہ ہمارا ایک ساتھی شہید ہوا۔ غیر مقلّدین اُس کے گھر پہنچ گئے کہ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس کی غائبانہ نماز جنازہ کا اعلان کریں۔ وہ بے چارے اَن پڑھ تھے، اُنہوں نے اجازت دے دی۔ اعلانات کے بعد پتہ چلا تو بڑی مشکل سے شہید کو اغوا ہونے سے بچایا۔ مگر بعض لوگ بے حیا باش وہر چہ خواہی کن (یعنی بے حیا بن جا اور جو چاہے کر) کے مصداق ہوتے ہیں، ان کو اس پر بھی حیا نہ آئی اور اُنہوں نے یہ اشتہار شائع کیا: ''خطبہ جمعۃ المبارک علامہ سید عتیق الرحمٰن شاہ کشمیری سابق دیوبندی عالم ارشاد فرمائیں گے جو کہ دارالعلوم دیوبند کے مشہور شیخ الحدیث انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔'' آگے اشتہار پر زیرِ عنوان انور شاہ کشمیری کا

پوتا کیسے؟ ایک نقشہ بنایا جس میں یہ ظاہر کیا کہ سیّد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی سیّد امیر شاہ کے عتیق الرحمٰن پوتے ہیں۔ یہ اشتہار جماعت اہلِ حدیث میلسی کی طرف سے شائع ہوا، مگر الحمدللہ نوجوانانِ احناف نے یہ کہہ کر اُن کی ناک میں دَم کر دیا کہ اگر ایسی رشتہ داریاں نکالنی ہیں تو ابولہب کے ساتھ بھی بڑی آسانی سے رشتہ قائم ہوسکتا ہے۔ بہرحال یہ طریق کار اس جماعت کا جو دِن رات قرآن وسنّت کا نام لے کر عوام کو گمراہ کر رہی ہے۔

گھر کی شہادت:

جامعہ خیر المدارس کے سالانہ ۵۷ ویں جلسہ پر حضرت سیّد انور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے لختِ جگر حضرت مولانا سیّد انظر شاہ صاحب دیوبند سے تشریف لائے تو بعض ساتھیوں نے ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا اور مزید اطمینان قلبی کے لیے پوچھا کیا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی پوتا یا خاندان کا کوئی فرد عتیق الرحمٰن نامی ہے؟ تو اُنہوں نے حسب ذیل تحریر میں اس کی اس طرح تردید فرمائی:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان میں ایک غیر مقلّد جن کا نام عتیق الرحمٰن صاحب ہے مدعی ہیں کہ ان کا نسبی تعلق حضرت علامہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ سے ہے۔ احقر پہلے بھی اس زبردستی تعلق کی مدلل تردید کر چکا ہے اور پاکستان کے بعض باخبر حضرات نے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے جملہ افراد کی تفصیل سے تردید کی تکمیل کر دی، اس کے بعد کسی باغیرت، باحمیت اور خوفِ آخرت سے آشنا شخص کے لیے بے بنیاد، بے ہودہ دعاوی کی گنجائش نہیں رہتی، لیکن جو سادہ اور حقائق سے ناواقف حلقہ کو مبتلائے فریب رکھنا چاہتے ہیں اُنہیں تو صراط مستقیم خدا تعالیٰ ہی دکھا سکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی نسبی، حسبی، صلبی اور فروعی اولاد میں کوئی عتیق الرحمٰن نامی غیر مقلّد نہیں ہے۔ یہ ذمہ دارانہ تردید اُمید ہے کہ سب کے لیے کافی ہوگی۔ ان شاء اللہ (انظر شاہ، ۱۷/ ۲/ ۲۶ھ) عکس تحریر محفوظ ہے۔

بعض حضرات نے گوجرانوالہ کی ایک کیسٹ سنائی جس میں وہ اپنے غیر مقلّد بننے کی داستان سناتا ہے کہ میں کراچی سے فارغ ہوکر آیا تو مولوی یونس غیر مقلّد نے کہا تو دین سے ہی فارغ ہوکر آیا ہے کیونکہ آٹھ سال تو نے تمام علوم فقہ سمیت پڑھے، ردالمختار بھی پڑھی، درمختار بھی پڑھی، شامی بھی پڑھی مگر حدیث نہیں پڑھی، برائے نام برکت کے لیے حدیث سے گزار دیا۔

تبصرہ:

قارئین کرام! ردالمختار اور شامی ایک ہی کتاب ہے، مگر غیر مقلّد کو یہ بھی نہیں پتہ وہ ان کو علیحدہ علیحدہ کتابیں

شمار کررہا ہے۔ پھر وفاق کے آٹھ سالہ کورس میں نہ شامی پڑھائی جاتی ہے اور نہ درمختار۔ یہ تخصص فی الفقہ میں اگر کوئی داخلہ لے تو درمختار کا مقدمہ اور بعض منتخب مقامات کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ غیر مقلّد بننے کے لیے کتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ مولوی یونس کے لڑکے ہارون رشید نے مجھے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے، آپ نے رفع یدین کیوں نہیں کی؟ تو میں نے کہا کہ رفع یدین صحاح ستہ میں کہیں نہیں۔ اُنہوں نے میرے سامنے بلوغ المرام پیش کی جس میں بخاری، مسلم کے حوالہ سے رفع یدین کی روایت تھی۔ میں نے اس کو غصہ میں نیچے بازار کی طرف پھینک دیا کیونکہ فقہ کی کتابوں میں ترک رفع یدین تھا، ہمیں یہ پڑھایا گیا تھا کہ فقہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے، ان میں دین آ گیا ہے اس کے مقابلہ میں حدیث کی کتابیں بے کار ہیں۔ (معاذ اللہ) اس کے بعد میرا ضمیر جاگ گیا۔ (خلاصہ تقریر گوجرانوالہ)

تبصرہ:

قارئین کرام! فقہ کی کسی کتاب کے اندر یہ نہیں کہ حدیث کی کتابیں بے کار ہیں بلکہ درمختار میں تو لکھا ہے کہ:.......... **واستمد اده من الكتاب والسنة** (صفحہ ۳۸) یعنی فقہ کا مأخذ کتاب وسنت ہے اور اسی درمختار میں لکھا ہے:.......... **ان الفقه هو ثمرة الحديث** یعنی فقہ حدیث کا پھل ہے۔ (درمختار، صفحہ ۴۷، جلد ۱) کیا پھل کے لیے درخت کا ہونا ضروری نہیں؟ بغیر درخت کے پھل کیسے لگے گا؟ پھر یہ کس فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ حدیث کی کتاب کی توہین کرو اور اُس کو پھینک دو؟ ہمارے ہاں تو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ افضل یہ ہے کہ حدیث پاک کا سبق باوضو پڑھا جائے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو تیمم ہی کر لیا جائے۔ کتب کے رکھنے کی تعلیم یہ دی جاتی ہے کہ سب سے نیچے کتب منطق وفلسفہ ہوں، اس کے اُوپر صرف، نحو، لغت، اس کے اُوپر فقہ اور اس کے اُوپر حدیث، اس کے اُوپر کتب تفاسیر اور ان کے اُوپر قرآن پاک رکھا جائے۔ اگر حدیث کی کتاب پر فقہ کی کتاب رکھی جائے تو اس کو بے اَدبی شمار کیا جاتا ہے اور طالب علم کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ پھر حدیث کی کتاب پھینکنے سے کہتا ہے میرا ضمیر جاگ گیا۔ کیا یہ حدیث کی گستاخی سے ضمیر جاگتا ہے؟ غیر مقلّدوں کے ضمیر ایسے ہی جاگا کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ قرآن پھینکنے سے تمہارا ضمیر نور علی نور ہو جاتا ہوگا۔

میں یہاں مولوی عبدالاحد خانپور (اہلحدیث) کی عبارت نقل کرتا ہوں جو گھر کے بھیدی کی شہادت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جیسے پہلے زمانہ میں روافض ملاحدہ اور زنادقہ کے مدخل تھے اسی طرح آج کل جہال اہل حدیث ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:.......... ''مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی اور حسین رضی اللہ عنہم کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو

ظالم کہہ کر گالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد اور زندقہ پھیلائیں کچھ پرواہ نہیں۔'' اسی طرح ان جہال بدعتی کاذب اہل حدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رَد کرے اور سلف کی ہتک کرے، مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع اُمت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلا دے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں نہیں ہوتے، اگرچہ علماء اور فقہائے اہلِ سنّت ہزار دفعہ ان کو تنبیہ کریں ہرگز نہیں سنتے۔

(کتاب التوحید والسنۃ، صفحہ ۲۶۳)

کتب حدیث کی توہین پر ضمیر روشن ہونے کا ماننا بھی اسی مدخل زنادقہ کا نتیجہ ہے۔ باقی قرآن و حدیث میں صرف خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے دعویٰ سے ان تمام آیات واحادیث کا انکار ہے جن میں اجماع اور قیاس مجتہد کے حجت ہونے کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!